# 5842- مستقل دن یارات والے ممالک میں نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی کیفیت

## سوال

ان ممالک میں جہاں پر گرمیوں میں اندھیرا یعنی رات نہیں ہوتی تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز کس طرح ادا کریں ؟ اور رمضان المبارک میں وہ ایسی حالت میں کیا کریں اور کس طرح روزہ رکھیں ؟

## پسندیدہ جواب

کبار علماء اور مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) نے اس مسئلہ میں ایک فتوی صادر کیا ہے، ذیل میں ہم سوال اور اس کا جواب درج کرتے ہیں : والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔۔۔ وبعد :

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی نے ھالینڈ کے اتحاد طلبہ مسلمین کے جنرل سیکٹری کی جانب سے کمیٹی کے رئیس کے نام پیش کردہ سوال کو بغور دیکھا جوکہ کبار علماء کی جانب سے مستقل کمیٹی کی طرف تحویل کیا گیا تھا سوال کی نص مندرجہ ذیل ہے :

سوال :

آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں نماز اور روزہ کی کیفیت میں فتوی دیں کہ مغرب اور عشاء اور نماز فجر کے اوقات کی تعیین، اور اسی طرح رمضان المبارک اور عیدالفطر کی تعیین کس طرح کی جائے کیونکہ شمالی یورپ اور قطب شمالی کے قریب ممالک میں طلوع وغروب مشرق میں اسلامی ممالک سے مختلف ہے، اس کا سبب سرخ اور سفید شفق کا غائب ہونا ہے، کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ گرمیوں میں سفید شفق تقریبا ساری رات ہی رہتی ہے جس کی بنا پر عشاء کی نماز کے اوقات کی تحدید کرنی مشکل ہے اور اسی طرح فجر کا بھی پتہ نہیں چلتا ؟

جواب :

مملکت سعودی عرب کے کبار علماء کرام کی کمیٹی کی جانب سے آپ جیسے ممالک میں نماز کے اوقات کی تحدید اور رمضان المبارک میں ہر دن کی ابتداء اور انتھاء کے بارہ میں مندرجہ ذیل فیصلہ کیا گیا :

کمیٹی نے بحث وتمحیث اور علمی ریسرچ کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ کیا :

اول :

جولوگ ایسے ممالک میں بستے ہوں جہاں پر دن رات میں طلوع فجر اور غروب شمس کے ساتھ تمیز توہو سکتی ہے لیکن گرمیوں میں دن بہت زیادہ طویل اور سردیوں میں بہت ہی چھوٹا ہوجاتا ہے ان ممالک کے لوگوں پر واجب ہے کہ وہ نماز پنجگانہ شرعی طور پر معروف اوقات میں پڑھیں، اس کی دلیل اللہ تعالی کے فرمان کا عموم ہے :

**{آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک نماز قائم کریں، اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقینا فجر کے وقت قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے}**.الاسراء (78)۔

اور ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{یقیناً مومنوں پر نماز پڑھنا وقت مقررہ پر فرض کیا گیا ہے}.النساء (103) .

اورحدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے ۔ بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کے اوقات کے بارہ میں سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا ہمارے ساتھ دو دن تک نماز ادا کرو ۔

جب سورج ڈھلا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو اذان کہنے کا حکم دیا توانہوں نے اذان کہی اور آپ نے اسے اقامت کا حکم دیا توانہوں اقامت کہی ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عصر کی اقامت کا حکم دیا تو اس وقت سورج بالکل سفید اور صاف شفاف تھا ، پھر غروب آفتاب کے وقت مغرب کی اقامت کا حکم دیا ، اور جب شفق غائب ہوگئی توعشاء کی اقامت کہنے کا کہا ، اور جب طلوع فجر ہوئی تو فجر کی اقامت کا کہا ۔

اور جب دوسرا دن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھیں توانہوں نے اس میں دیر کی ، اور جب عصر اس وقت پڑھی جب سورج ابھی اونچا تھا اور پہلے دن سے ذرا مؤخر کیا ۔

اور مغرب غروب شفق سے پہلے ادا کی ، اور عشاء کی نماز رات کا ثلث یعنی تیسرا حصہ گزرجانے کے بعد ادا کی ، اور فجر کی نماز روشنی میں پڑھی ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کہاں ہے ؟

وہ شخص کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کے مابین تمہاری نماز کا وقت ہے ۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو اور جب تک عصر کا وقت نہ ہو توظہر کی نماز کا وقت ہے ، اور سورج کے زرد ہونے تک عصر کا وقت ہے ، اور مغرب کی نماز کا وقت غروب شفق تک ہے ، اور عشاء کی نماز کا وقت نصف رات تک ہے ، اور نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع شمس تک ہے ، جب سورج طلوع ہوجائے تو نماز نہ پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے مابین طلوع ہوتا ہے ) صحیح مسلم ۔

نماز کے اوقات کی تحدید میں اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک احادیث ہیں جن میں نماز پنجگانہ کے اوقات کی فعلی اور قولی تحدید موجود ہے جس میں دن کے لمبے یا چھوٹے ہونے کا کوئی فرق نہیں کیا گیا ، جب تک نماز کے اوقات کی ایک دوسرے سے اس علامات کی بنا تمیز ہوتی ہو جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے موجود ہوں تو اسی اوقات میں نماز ادا کی جائے گی ۔

یہ تو ان کی نمازوں کے اوقات کی تحدید تھی اب رہا مسئلہ رمضان المبارک یا دوسرے نفلی روزوں کے اوقات کی تحدید کا اس میں ہم یہ گزارش کریں گے کہ مکلفین کو اپنے اپنے ممالک میں جب دن اور رات میں تمیز ہوتی ہو تو ہر روز طلوع فجر سے لیکر غروب شمس تک ہر کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی چیز کو ترک کرنا ہوگا ۔

اس دن رات کا مجموعی وقت چوبیس گھنٹے ہے لھذا ان کے لیے صرف رات کے وقت کھانا پینا اور جماع وغیرہ حلال ہے چاہے وہ رات چھوٹی ہی کیوں نہ ہو ، کیونکہ شریعت اسلامیہ سب ممالک کے لوگوں کے لیے عام ہے ، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{صبح کا سفید دھاگہ رات سے سیاہ کے دھاگے سے واضح ہونے تک کھاتے پیتے رہو ، پھر رات تک روزہ پورا کرو}. .

اور جو شخص دن کے لمبا ہونے یا پھر علامات یا تجربہ یا پھر کسی امین اور ماہر ڈاکٹر کے بتانے سے یہ جانے کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتا یا اس کا ظن غالب یہ ہو کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو اس کی بیماری میں شدت آجائے گی یا وہ ہلاک ہوجائے گا یا پھر اسے کی شفایابی میں تاخیر ہوجائے گی تو وہ اس دن کا روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں وہ اس کی قضاء کرے گا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو پائے اسے اس کا روزہ رکھنا چاہیئے اور جو شخص مریض یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے}.۔

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

.{اللہ تعالی کسی نفس کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا}.۔

اور ایک مقام پر کچھ یہ فرمان جاری کیا :

.{اللہ تعالی نے تم پر دین میں کوئی حرج اور تنگی نہیں کی}.۔

دوم :

اور جو شخص کسی ایسے ملک میں بستا ہو جہاں پر گرمیوں میں سورج غروب ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی سردیوں میں طلوع ہوتا ہے ، یا پھر کسی ایسے ملک میں رہتا ہو جہاں پر چھ ماہ رات اور چھ ماہ دن رہتا ہے تو ان پر واجب ہے کہ وہ ہر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں ادا کریں ۔

لیکن انہیں اس میں اپنے قریب ترین نماز کے اوقات میں تمیز ہونے والے ملک کے اوقات کے اندازے سے عمل کریں کیونکہ حدیث اسراء ومعراج میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے جس میں ہے اللہ تعالی نے دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اللہ تعالی سے کمی کی درخواست کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دن رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز دس کے برابر ہیں جس سے یہ پچاس نمازوں کے برابر ہوئیں ۔ ۔ ۔ حدیث کے آخر تک ۔

اور اسی طرح طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں بھی یہ ثابت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجد سے آیا اس کے سر کے بال پراگندہ تھے ہم اس کی آواز کی گن گن تو سن رہے تھے لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے ۔

حتی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب ہوا تو وہ اسلام کے بارہ میں سوال کررہا تھا ، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں ، وہ شخص کہنے لگا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہے ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

نہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں لیکن یہ ہے کہ تو نفلی عبادت کرے ۔ ۔ ۔ الحدیث ۔

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی کی حدیث میں ہے کہ : ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے سے منع کیا گیا تو ہم یہ پسند کرتے تھے کہ کوئی عقل مند دیہاتی شخص آکر سوال کرے اور ہم سنیں ۔

ایک دن ایک بدوی شخص آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آپ کا نمائندہ آیا اور کہنے لگا کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس نے سچ کہا ہے۔

وہ دیہاتی کہنے لگا کہ آپ کے نمائندے نے یہ بھی کہا کہ ہم پر ہمارے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس نے سچ کہا ہے، تو بدوی شخص کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے جی ہاں ایسا ہی ہے۔ الحدیث۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو مسیح الدجال کے بارہ میں بیان کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ زمین میں کتنے یوم تک رہے گا؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس یوم تک رہے گا، ایک دن ایک برس کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک ماہ کے برابر ہوگا، اور ایک دن جمعہ (ایک ہفتے) کے برابر ہوگا، اور اس کے باقی سارے ایام تمہارے ان دنوں کے برابر ہونگے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ دن جو ایک برس کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نمازیں کافی ہونگی؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: نہیں بلکہ اس کے لیے اندازہ مقرر کرو۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سال کے برابر والے کو ایک دن شمار نہیں کیا کہ اس میں پانچ نمازیں کافی ہونگی، بلکہ ہر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں واجب کیں، اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اس یوم کو اپنے ملک کے عادی ایام کے مطابق تقسیم کر کے نماز ادا کریں۔

لھذا جن ممالک کے بارہ میں سوال کیا گیا ہے ان میں بسنے والے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ نماز کے اوقات کی تحدید میں اپنے قریب ترین ملک جس میں دن اور رات کی تمیز ہوتی ہے میں شرعی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازیں مقرر کریں۔

اور اسی طرح رمضان المبارک کے روزوں میں بھی رمضان کی ابتداء اور انتھاء کا اندازہ اور روزے کی ابتداء اور انتھاء کا بھی اندازہ لگانے میں سورج طلوع و غروب ہونے والے قریب ترین ملک کے حساب سے اندازہ لگا کر روزہ رکھیں، جیسا کہ مسیح الدجال والی حدیث میں بھی بیان ہوا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو بھی نماز کے اوقات میں تحدید کا اندازہ لگائیں، کیونکہ نماز اور روزہ میں کوئی فرق نہیں۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔